بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ٭ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۳ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش | ۲۳ شوال ۱۳۶۲ھ | ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۴۹

مدینۃ المسیح

قادیان - ۲۲ ماہ اخاء - سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۹ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کی طبیعت کل کی نسبت اچھی ہے آج بخار نہیں ہے - اور درد بھی کم ہے - احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں -

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کو گو پہلے سے افاقہ ہے - لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں ہوا - احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں -

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے حیدرآباد دکن - دہلی - کراچی - ڈیرہ غازیخاں - سیالکوٹ - لاہور - امرتسر - لائلپور - گوجرانوالہ - جالندھر - ہوشیارپور اور ضلع گورداسپور کے بعض مقامات سے خدام قادیان پہنچ گئے ہیں - آج جمعہ کے بعد خدام کا پروگرام شروع ہو جائیگا -

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۳ شوال ۱۳۶۲ھ

مسلمانوں کے فرقہ وارانہ امتیازات اور سیاسی نمائندگی

گذشتہ دنوں پنجاب شیعہ پولٹیکل کانفرنس کا اجلاس نواب زادہ مظفر علی خاں قزلباش کی صدارت میں منعقد ہوا ہے جس میں یہ فیصلہ ہوا - کہ "شیعہ قوم کے لئے یہ بات وجہ تکلیف بنی ہوئی ہے - کہ حکومت نے انہیں آج تک نظر انداز کرنے کی غلطی کی ہے - جب مسٹر سٹیفورڈ کرپس ہندوستان آئے - تو انہوں نے ہر جماعت اور ہر خیال کے لوگوں کو دعوت ملاقات دی - مگر شیعہ قوم کے کسی لیڈر کو بلانے کی ضرورت محسوس نہیں کی - اور یہ چیز تین کروڑ شیعوں کی توہین کے مرادف ہے" اور بھی اسی قسم کی باتیں اس کانفرنس میں کہی گئی ہیں مثلاً یہ کہ اگر مسلم لیگ نے پاکستان کی کوئی ایسی تعبیر کی - کہ جس سے شیعوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگے - تو تین کروڑ شیعہ اس کے خلاف بغاوت کر دیں گے - اس کے ساتھ ہی ایک اور خبر بھی اخبارات میں شائع ہوئی ہے - جو اس سے کم افسوسناک نہیں - اور وہ یہ کہ بمبئی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے آل انڈیا مسلم لیگ سے درخواست کی ہے - کہ وہ کسی بھی خاکسار کو کسی بھی جگہ مسلم لیگ کا ممبر نہ بننے دے -

نواب زادہ مظفر علی خاں نے جو بات پیش کی - یعنی یہ کہ حکومت شیعوں کو نظر انداز کرنے کی غلطی نہ کرے جیسی کہ مسٹر سٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کی کسی شیعہ کو دعوت نہ دینے میں کی تھی - اس پر مسلم اخبارات نے اظہار ناپسندیدگی کیا - اور اس کے خلاف نوٹ بھی لکھے مثلاً "زمیندار" نے لکھا - کہ نواب زادہ صاحب کا یہ خیال محض تنگ نظری کا نتیجہ ہے - اگر نمائندگی کا مسئلہ شیعی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے - تو بھی ان کی تشویش مضحکہ خیز ہے - کیونکہ قائداعظم بھی اپنے معتقدات کی رو سے شیعہ ہیں - خدا کا شکر ہے کہ دوسرے مسلمان نواب زادہ کی طرح کوتاہ اندیش نہیں - ورنہ تنگ نظر سُنّی بھی چلا اٹھتے کہ قائداعظم چونکہ شیعہ ہیں - اس لئے سواد اعظم کے نمائندہ نہیں ہو سکتے - لیکن روشن خیال مسلمان تو فرقہ پرستانہ امتیازات کے بُت کو توڑ کر جہنم میں پھینک چکے ہیں"

سیاسی میدان میں اور ملکی حقوق کی جدوجہد میں مذہبی اختلافات کو داخل کر دینا مسلمانوں کا ایک بہت پُرانا مرض ہے - جو ان کے لئے اب تک بہت سے نقصانات کا موجب ہو چکا ہے - حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ ایک لمبے عرصہ سے مسلمانوں کو یہ اُصول سکھانے کی کوشش کر رہے ہیں - کہ سیاسی اور مذہبی اختلاف کے دائرے کو ایک دوسرے سے دُور رکھیں - اور سیاسی لحاظ سے ہر اس شخص کو مسلمان سمجھا جائے - جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے - اور اس میں شک نہیں - کہ مسلمانوں میں ایک طبقہ اب ایسا ضرور موجود ہے - جو اس بات کی قیمت کو محسوس کرنے لگ گیا ہے - مگر ابھی اس نقطہ کے حلقہ کو وہ وسعت حاصل نہیں ہوئی جو

اس سے کما حقہ فوائد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے -

پھر ایک اور نقص جو اس اصول کی کامیابی میں حائل ہے - یہ ہے - کہ جب کوئی ایسی حرکت ظہور میں آتی ہے - جو اس نقطہ نگاہ سے قابل اعتراض ہو - تو اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے بھی افسوسناک بے اصولے پن کا ثبوت دیا جاتا ہے - بعض ایسے مسلمانوں کی روش کی وضاحت کے لئے جو قوم کے ایک حلقہ میں اثر و رسوخ رکھتے ہیں - معاصر پرتاپ کی حسب ذیل سطور کا مطالعہ کافی ہوگا - لکھا ہے :-

"یہ دعویٰ کرنے والے کہ یہ امتیازات اڑا دئے گئے ہیں - وہ مسلمان ہیں - جو اس وقت تک مرزائی فرقہ کو معاف کرنے کو تیار نہیں - سر ظفراللہ مسلم لیگ کے صدر بنائے گئے - تو ان لوگوں نے سخت مخالفت کی - اس لئے کہ وہ مرزائی ہیں - جب وہ وائسرائے کی کونسل کے ممبر بنائے گئے - تب بھی اسی بناء پر ان کی مخالفت ہوئی - شیعوں اور مرزائیوں میں کیا فرق ہے - یہ کہ شیعہ زیادہ ہیں - اور مرزائی کم - شیعہ پُرانے ہیں اور مرزائی نئے"

(پرتاپ ۱۴ اکتوبر)

کوئی اصول اسی صورت میں مفید ہو سکتا ہے - جبکہ اس کے اطلاق میں دیانتداری سے کام لیا جائے - آج شیعوں کو یہ سنانے والے کہ "روشن خیال مسلمان فرقہ پرستانہ امتیازات کے بت کو توڑ کر جہنم میں پھینک چکے تھے" معاصر پرتاپ کے اس سوال کا کیا جواب دے سکتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی روش کو کس طرح معقول ثابت کر سکتے ہیں - بعض لوگوں کی

ستم ظریفی کا تو یہ عالم ہے - کہ وہ حکومت سے یہ قانون وضع کرانے کے خواب دیکھ رہے تھے - کہ جماعت احمدیہ کو ملت اسلامیہ سے خارج کیا جائے - پھر اس موقعہ پر بھی دیکھ لیا جائے شیعوں کی طرف سے جو سوال اٹھایا گیا ہے - اس کے اثر کو تو زائل کرنے کی کوشش کی گئی ہے - مبادا شیعہ قوم میں بد دلی پیدا ہو - لیکن بمبئی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے خاکساروں کے بارہ میں جو قرار داد پاس کی ہے - اس کے خلاف کوئی لفظ کسی اخبار میں ہماری نظر سے نہیں گذرا - حالانکہ سیاسی اتحاد کے معنے یہ ہیں - کہ اس میں کسی طرف سے بھی کوئی رخنہ نہ پیدا ہونے دیا جائے - اور بہ حیثیت قوم و جماعت کسی کو بھی متحدہ محاذ سے دُور نہ ہٹنے دیا جائے - کسی کے مذہبی معتقدات اور میلانات یا کسی گروہ سے تعلق رکھنے والے بعض افراد کے بعض اعمال کی انتہائی شناعت بھی اس قوم و گروہ کو من حیث الجماعت متحدہ سیاسی محاذ سے الگ کرنے کے لئے وجہ جواز نہیں بن سکتی -

یہ ایک اہم بات ہے - اگر مسلمانوں نے اس کو نہ سمجھا - اور ذاتی میلانات و رجحانات کو سیاسی اتحاد پر اثر انداز ہونے دیا - تو ہندوستان میں ان کے حقوق کی حفاظت کی کوئی راہ باقی نہ رہے گی - جو فرد یا جو فرقہ بھی سیاسی اتحاد میں رخنہ اندازی کرنے کی کوشش کرے - اس کی تعداد - طاقت اثر و رسوخ غرضیکہ سب باتوں سے قطع نظر کرتے ہوئے اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہیئے - ہر فرقہ اور ہر جماعت کے ساتھ یکساں سلوک ہونا چاہیئے - اور اصول کو ذاتیات پر ہمیشہ مقدم رکھنا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں مہمانوں کو ٹھہرنے کی اجازت نہیں

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں سوائے بورڈران کے گارڈین کے کسی مہمان کو ٹھہرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اس لئے دوست بورڈران کو مجبور نہ کریں۔ کہ وہ ان کی مہمان نوازی کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخلے

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ لاہور کے مختلف کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے احمدی طلباء کی رہائش کے لئے ۱۹۱۵ء سے احمدیہ ہوسٹل قائم ہے اس ہوسٹل کے بورڈران بہت حد تک بیرونی بد اثرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ سٹڈی پر نگرانی کے علاوہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ طلباء اسلامی عبادات باقاعدگی سے ادا کریں۔ اور جماعتی کاموں میں حصہ لیں۔ اسی طرح درس قرآن مجید و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہوتا ہے۔ احمدیت کے ماحول میں تربیت کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ ہوسٹل کی فیس وغیرہ عموماً وہی ہے۔ جو دوسرے ہوسٹلوں میں لی جاتی ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں کم ہے۔ احمدیہ ہوسٹل پنجاب یونیورسٹی سے منظور شدہ ہے۔ اور اس کے زیر نگرانی ہے۔ ہوسٹل کے قواعد وغیرہ کے متعلق مزید تفصیل سپرنٹنڈنٹ صاحب احمدیہ ہوسٹل ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

ایک ضروری گزارش

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنجاب کے جملہ گدی نشینوں اور پیروں کے نام تبلیغی خطوط بھیجکر حق کی طرف بلایا تھا۔ اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت اقدس نے خواجہ پیر اللہ بخش صاحب گدی نشین تونسوی کے نام بھی خط بھیجکر ایک جلد براہین احمدیہ کی بذریعہ ڈاک ارسال کی تھی۔ مگر خواجہ صاحب موصوف نے کتاب کے دو ٹکڑے کر کے واپس کر دی تھی۔ کتاب کے اس حالت میں واپس ملنے پر سیدنا حضرت اقدس کی زبان مبارک سے خواجہ صاحب موصوف کی بابت ایک دو کلمات نکلے تھے۔ جن کا مفہوم تو عاجز کو بھی یاد ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں۔ کہ اگر کسی دوست کو سیدنا حضرت اقدس کے مبارک الفاظ یاد ہوں۔ اور حضرت اقدس کے خط کا مفہوم (یا اصل کی نقل کسی کے پاس موجود ہو۔ تو بہت ہی اچھا ہے) بھی یاد ہو تو از راہ عنایت مجھے مطلع فرمائیں۔

خاکسار:۔ سردار محمد اکہ تیمرانی۔ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان

اخبار احمدیہ

امتحان میں کامیابی:۔ محمد اسحاق صاحب بقاپوری پسر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے میڈیکل سکول امرتسر کا آخری امتحان پاس کر لیا ہے۔ اللہ تعالے مبارک کرے

درخواستہائے دعا:۔ شاہ دین صاحب باغبانپورہ بیمار ہیں۔ مستری محمد صادق صاحب سیالکوٹ کا بچہ بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

اعلان نکاح:۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۳ء میرے نسبتی بھائی شیخ بدر الدین صاحب ساکن کندر اپاڑا ضلع کٹک کا عقد بعوض مہر مبلغ پانچسو روپیہ مسماۃ خدیجہ خاتون صاحبہ بنت جناب عبد الصمد خان صاحب ساکن بھاگلپور سے مولوی سید وزارت حسین صاحب نائب امیر صوبہ بہار نے احمدیہ مسجد بھاگلپور میں پڑھا اللہ تعالے مبارک کرے۔ قریشی محمد حنیف قمر

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب اکتوبر ۱۹۴۳ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲۶۴۔ ثریا صاحبہ گورداسپور
۱۲۶۵۔ چودھری نواب خان صاحب ضلع منٹگمری
۱۲۶۶۔ اہلیہ صاحبہ چودھری نواب خان صاحب منٹگمری
۱۲۶۷۔ چودھری غلام قادر صاحب منٹگمری
۱۲۶۸۔ ” غلام رسول صاحب ”
۱۲۶۹۔ اہلیہ صاحبہ ”
۱۲۷۰۔ طالب احمد صاحب ”
۱۲۷۱۔ حسین بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۲۷۲۔ طالع بی بی صاحبہ شیخوپورہ
۱۲۷۳۔ علم الدین صاحب گورداسپور
۱۲۷۴۔ سکینہ بیگم صاحبہ ”
۱۲۷۵۔ کرامت اللہ خان صاحب امرتسر
۱۲۷۶۔ محمد نواز خان صاحب ملتان
۱۲۷۷۔ محمد یوسف علی صاحب گورداسپور
۱۲۷۸۔ قائم الدین صاحب ”
۱۲۷۹۔ اللہ دتا صاحب نمبردار ”
۱۲۸۰۔ حشمت بی بی صاحبہ ”
۱۲۸۱۔ نواب بی بی صاحبہ ”
۱۲۸۲۔ چودھری عمر الدین صاحب ”
۱۲۸۳۔ بلندا صاحب ”
۱۲۸۴۔ چودھری فضل الٰہی صاحب ”
۱۲۸۵۔ حسن محمد صاحب ”
۱۲۸۶۔ شبیر محمد صاحب ”
۱۲۸۷۔ سلامت دین صاحب گورداسپور
۱۲۸۸۔ ہدایت بی بی صاحبہ ”
۱۲۸۹۔ عائشہ بی بی صاحبہ ”
۱۲۹۰۔ کرم بی بی صاحبہ ”
۱۲۹۱۔ الف شاہ صاحب گجرات
۱۲۹۲۔ غلام محمد صاحب بٹ کشمیر
۱۲۹۳۔ غلام محمد صاحب ”
۱۲۹۴۔ محمود شمس الدین حیدر صاحب بنگال
۱۲۹۵۔ غلام حسین صاحب سیالکوٹ
۱۲۹۶۔ خوشی محمد صاحب گوجرانوالہ
۱۲۹۷۔ نور بیگم صاحبہ گجرات
۱۲۹۸۔ غلام محمد صاحب ”
۱۲۹۹۔ عبد المالک صاحب لاہور

اللہ تعالیٰ کے لئے رات دن قربانیاں کرو

فرمایا:۔

”یاد رکھو جنہوں نے آج کوتاہی کی ہوگی۔ جنہوں نے آج دینی قربانیوں میں کمزوری اور سستی دکھائی ہوگی۔ جنہوں نے آج اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں بے توجہی اور لاپرواہی اختیار کی ہوگی۔ ان کا کل ان کو نیکی کے راستہ سے اور زیادہ دور لے جانے والا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی رحم کرے تو کرے۔ ورنہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ان کی ایمانی حالت خطرناک ہوگی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ گو سال کا زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر اب بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ ہے۔ پس تم اپنے اندر اخلاص اور محبت پیدا کرو۔ اور رات دن سلسلہ کے لئے قربانیاں کر کے اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی۔“

جو آج تک باوجودیکہ سال نہم میں صرف نومبر کا مہینہ ہی رہ گیا ہے۔ اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو پڑھ کر پوری کوشش کریں۔ کہ ان کا وعدہ ۳۰ نومبر کی تاریخ گزرنے سے پہلے پورا ہو جائے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

تقرر امیر:۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ امرتسر کے امیر ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب کے بوجہ علالت وہاں سے چلے جانے پر پیر بہادل شاہ صاحب چوک چڑا کٹڑہ کرم سنگھ کو قائمقام امیر منظور فرمایا ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

یوم پیشوایان مذاہب ۷ نومبر ۱۹۴۳ء بروز اتوار ہے

ولادت:۔ مبارک احمد صاحب انور کے ہاں ۷ اکتوبر کو لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت:۔ محمد ابراہیم صاحب چک نمبر ۱۰۸ ضلع لائل پور ۱۷ اکتوبر کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں

کرشن اوتار کے متعلق ایک ہندو دوست کے اعتراضوں کا جواب

(۳)

شری کرشن جی مہاراج کے انسان ہونے کے ثبوت میں ہندو شاستروں کے حوالجات گزشتہ اشاعت میں پیش کئے جا چکے ہیں اور ساتھ ہی گیتا کے ان شلوکوں کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے۔ کہ جن سے ان کی الوہیت ثابت کی جاتی ہے۔ اب اسی سلسلہ میں ہم گیتا کے اس مشہور شلوک کا اصل مطلب بھی واضح کئے دیتے ہیں۔ جو اس قسم کے وساوس کی بنیاد بن رہا ہے اور وہ یہ ہے۔

یدا یدا ہی دھرمسیہ گلانر بھوتی بھارت
ابھیتھانم ادھرمسیہ تدا آتمانم سرجامیہم

اور اس کا ترجمہ یوں کیا جاتا ہے یعنی جب جب دھرم کا زوال اور بے دینی کو عروج حاصل ہوتا ہے۔ تب تب میں دھرم کے قائم کرنے کے لئے جنم لیتا ہوں۔ اس شلوک کی بنا پر ہی کہا جاتا ہے۔ کہ گیتا میں تو شری کرشن جی نے خود ہی کہا ہے۔ کہ جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے۔ تب تب میں خود ہی پیدا ہوتا ہوں۔ مگر یہ کہنا درست نہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ اس قسم کے اقوال شری کرشن کے اقوال نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فرمودات ہیں۔ اور اس شلوک میں خدا تعالےٰ ہی خود فرماتا ہے کہ جب جب بھی دنیا میں پاپ بڑھے گا۔ اور سچائی کو دبایا جائے گا۔ تب تب میں ہی اپنے بندوں کی حفاظت اور بدوں کی تباہی کے لئے ظاہر ہوں گا۔ اور اس کا ظاہر ہونا یہ معنے نہیں رکھتا۔ کہ وہ مجسم ہو کر آئیگا۔ بلکہ صرف یہی مفہوم رکھتا ہے۔ کہ میں اپنے کسی پیارے کے ذریعہ اپنی قدرتوں کا اظہار کروں گا۔ اور اس کی معرفت دنیا پر اپنی محبت اور پریم پرگٹ (ظاہر) کرونگا۔

اگر کہا جائے کہ ہم مان لیتے ہیں۔ کہ یہ ایشور نے ہی کہا ہے۔ لیکن کہنے والا یہ بھی تو کہتا ہے۔ کہ میں خود جنم لوں گا۔ پس اگر خدا نے ہی یہ کہا ہے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ وہ مجسم ہو کر آئے گا"

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کا جنم لینا یہ معنی نہیں رکھتا۔ کہ وہ انسانی بچہ کی طرح پیدا ہو۔ بلکہ اس جگہ صرف یہی مراد ہے۔ کہ میں پرگٹ ہونگا یا ظاہر ہونگا۔ یہاں "سرجامیہم" کے معنے اپنے آپ کو رچنا یا پیدا کرنا نہیں۔ بلکہ ظاہر ہونا یا پرگٹ ہونا ہے۔ اور ان معنوں کی تائید علاوہ اور کئی پنڈتوں کے پنڈت مدن موہن مالویہ جی بھی کرتے ہیں۔ اس شلوک کا انہوں نے یہ ترجمہ کیا ہے۔

"جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے۔ اور ادھرم زیادہ بڑھتا ہے۔ تب تب میں اپنے کو پرگٹ (ظاہر) کرتا ہوں"

"نیکوں کی حفاظت کے لئے بدوں کی تباہی کے لئے یگ یگ میں پرگٹ (ظاہر) ہوتا ہوں" (رسالہ کلیان کا کرشن نمبر صفحہ ۱۵۰) اور اس امر کے ثبوت میں کہ یہ خود خدا نے کہا ہے مندرجہ بالا شلوکوں سے پہلا شلوک ہماری تائید کرتا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ

"اگرچہ میں اجنما (پیدائش سے مبرا) اور اوی ناشی (موت سے بالا) ہوں۔ نہ میرا جنم ہوتا ہے نہ مرن۔ اور ساری مخلوق کا مالک ہوں مگر پھر بھی اپنی پرکرتی (یا مایا) میں قائم ہو کر وقت وقت پر ظاہر ہوتا ہوں"۔ (ترجمہ پنڈت مالویہ جی)

ایشور نے یہاں صاف بتا دیا۔ کہ میں پیدائش اور موت کے چکر سے منزہ ہوں۔ مگر پھر بھی میں دنیا کی بھلائی کے لئے ظاہر ہوتا رہتا ہوں۔ کیسے؟ اپنی مایا کے بل سے یعنی اپنی قدرت سے۔ اور اس کی قدرت کا ظہور اسی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح ہم پہلے بتلا آئے ہیں۔ پس جو لوگ اوتاروں کو خدا سمجھتے ہیں۔ اور شری کرشن کو ساکشات ایشور سمجھتے ہیں۔ یا موجودہ زمانہ میں بھی ایشور ہی کے جنم لینے کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔ امید ہے وہ ہمارے پیشکردہ دلائل کا مطالعہ کر لینے کے بعد آئندہ اس قسم کے خیالات اور عقائد کو بدل لیں گے۔ اور کبھی بھول کر بھی یہ کلمہ زبان پر نہ لائیں گے۔ کہ نعوذ باللہ خود خدا ہی مجسم ہو کر آتا ہے۔

چونکہ اس مسئلہ پر ہم نے اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے کافی روشنی ڈال دی ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ چونکہ شری کرشن خدا تھے۔ اور حضرت کرشن قادیانی خدا نہیں بلکہ انسان ہیں۔ اس لئے یہ اوتار نہیں ہو سکتے قطعاً درست نہیں۔ کیونکہ ہم نے خود ہندو مسلمات کے رو سے ہی شری کرشن کا "خدائے مجسم" ہونا غلط ثابت کر دکھایا ہے۔ پس جب وہ خدا نہیں بلکہ انسان تھے تو ان کا مثیل یا ثانی بھی انسان ہی آنا چاہیئے تھا۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے روپ میں آ بھی گیا۔ جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے قبول کرے۔ اور ہمیشہ کی زندگی پائے۔

دوسرا اعتراض:۔ اس کے بعد دوسرا اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ

اگر حضرت کرشن قادیانی ایشور کے اوتار تھے تو انہوں نے دشٹوں کا ناش کیوں نہ کیا۔ جیسا کہ شری کرشن جی مہاراج نے کیا تھا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک اوتار کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ جنگ وقتال سے کام لے۔ اور مخالفین کے سر تن سے جدا کرے سینکڑوں کیا ہزاروں نبی اور اوتار ایسے ہو گزرے ہیں جنہوں نے تلوار کیا کسی پر ہاتھ تک نہیں اٹھایا۔ لیکن اس پر بھی وہ نبی اور اوتار تھے۔ اور لوگوں نے ان کو ایشوری اوتار کی حیثیت سے مانا۔

کیا حضرت مسیحؑ اور مہاتما بدھ کی مثال کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟ آخر مہاتما بدھ کو تو خود ہندو بھائی بھی ایشوری اوتار مانتے ہیں۔ جب وہ تلوار اٹھائے بغیر ایشور کے اوتار مان لئے گئے۔ تو حضرت کرشن قادیانی کو اوتار کیوں نہ مانا جائے؟ لیکن باوجود اس کے کہ آپ نے تلوار نہیں اٹھائی۔ کسی پر تیر نہیں چلایا۔ مگر پھر بھی آپ کی دعاؤں کے تیر بہت سے مخالفین حق کے سینوں میں پیوست ہوئے اور ان کو موت کی نیند سلا دیا۔ کیا دنیا لیکھرام کا واقعہ بھول سکتی ہے۔ کیا آتھم کا انجام کسی سے مخفی ہے۔ کیا ڈوئی کی ہلاکت کوئی پوشیدہ بات ہے۔ کیا ہنس راج کی ذلت آمیز موت کوئی بھلا سکتا ہے؟ اسی طرح غلام دستگیر قصوری۔ سعد اللہ لدھیانوی۔ چراغ الدین جموی وغیرہ کے انجام نظروں سے پوشیدہ ہو سکتے ہیں؟ اور بھی بہت سے ایشوری اوتار کے مخالف ذلت کی موت مرے۔ سینکڑوں مکذب اور منکر طاعون کا لقمہ بنے۔ ہیضہ کا شکار ہوئے۔ بھونچال اور زلزلوں کے باعث تباہی کے غار میں گرے۔ اور وہ لوگ جو خدا کے اس بے شر معصوم اور نش کلنک اوتار پر زبان کی چھریاں چلاتے تھے گالیوں کے تیر برساتے تھے۔ وہ خود ہی اپنے کئے کا پھل بھگتنے پر مجبور ہوئے۔ اور دنیا نے ان کا عبرتناک انجام دیکھا۔ اور روز روشن میں دیکھا۔ اگر شری کرشن کے ہاتھوں بعض دشٹ اور پاپی تلوار کے گھاٹ اترے تو ان کے مثیل کی دعاؤں کی تلوار سے بھی بہت سے مخالف اور معاند آسمانی بلاؤں میں مبتلا ہو کر وہیں پہنچے۔ جہاں شری کرشن کے دشمن پہونچے تھے۔ اگر شری کرشن کی مادی تلوار نے دشٹوں کا ناش کیا۔ تو ان کے مثیل کی روحانی تلوار نے بھی یہی کیا۔ اگر کہا جائے کہ حضرت کرشن قادیانی کے وقت سبھی دشٹ کیوں نہ مرے۔ تو معترض خود ہی بتلائیں۔ کہ شری کرشن کے وقت سارے کے سارے پاپی کیوں نہ موت کا شکار ہوئے؟ اگر کہا جائے۔ کہ انہوں نے سبھی کا صفایا کر دیا تھا۔ تو پھر ان کی وفات پر شری جنمیجے کے دل میں یہ اعتراض کیوں پیدا ہوا۔ اور کیوں انہوں نے شری وید بیاس سے معترضانہ رنگ میں پوچھا۔ کہ

"بھیشم درون وغیرہ کوروں کے ناش کرنے پر بھی شری کرشن نے ابھیر۔ شک۔ یچھ۔ نشاد وغیرہ لوگوں کا ناش کیوں نہیں کیا۔ وہ بھی تو زمین پر بوجھ تھے"

(بحوالہ دیوی بھاگوت پوران سکند ۴ ادھیائے ۱۱ از پران مت پریالوچن)

جب شری کرشن کے ہم عہد ہزاروں نہیں لاکھوں ہی ابھیر۔ شک۔ یچھ اور نشاد قوم کے لوگ ہلاکت سے بچے رہے۔ تو ایسی حالت میں حضرت کرشن قادیانی پر اعتراض کیسا؟ یاد رکھنا چاہیئے کہ

دشٹوں کی ہلاکت و بربادی خدا کے اختیار میں ہے۔ اس نے جن کی ہلاکت مامور کی زندگی میں ضروری سمجھی۔ انہیں ہلاک کر دیا۔ باقیوں کو عذاب آخرت کے لئے رکھ لیا۔ اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں؛

خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ

کینیا کالونی اور ٹانگا نیکا کے علاقہ جات کا تبلیغی دورہ

موشی (ٹانگا نیکا) میں دو تین احمدی ہیں۔ ان سے ملا۔ سواحیلی لٹریچر تقسیم کیا۔ شہر کے ایک شیخ سعید کو بھی ملے۔ اور گفتگو ہوئی۔ ہندوستانیوں میں گجراتی کا لٹریچر تقسیم کیا۔ مقامی انچارج پولیس افسر سے ملا اور انگریزی کا اشتہار دیا۔ اور پون گھنٹہ تک اسلام کے متعلق بتاتا رہا۔

موشی سے دس میل کے فاصلہ ایک جگہ پر کافی ریسرچ لیبارٹری ہے۔ وہاں بھی تین چار احمدی ہیں۔ ان سے ملنے گیا۔ مورخہ ۲۳ جولائی کو جمعہ بھی یہاں ہی پڑھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و تندرستی کے متعلق گذشتہ تین ماہ کی انہیں رپورٹ دی۔ اور اپنے حلقہ میں تبلیغ کرنے کی تلقین کی۔

۲۴ جولائی کی شب کو موشی سے ٹانگا کیلئے روانہ ہوا۔ اور اگلی صبح کو ٹانگا پہنچ گیا۔ وہاں خاکسار ۹ دن رہا۔ اس سے قبل مجھے ٹانگا میں کبھی ٹھہرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ ٹانگا میں بورا کی طرح بعض اوقات مخالفت کا گڑھ بن جاتا ہے۔ اسوقت یہاں پر خدا کے فضل سے ہندوستانی احمدیوں کی معقول و صاحب اثر جماعت ہے۔ مقامی حکام بھی خدا کے فضل سے پورے طور پر احمدیت کی جدوجہد سے واقف معلوم ہوتے ہیں۔ اور حکام کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔

قیام ٹانگا میں سب سے پہلے جماعت کے چندوں کے حسابات گذشتہ تین سال کے چیک کئے۔ اور رسید بکوں اور رجسٹروں کی اچھی طرح پڑتال کی۔ خدا کے فضل و رحم سے چندوں میں نہایت باقاعدہ جماعت ہے ایک شخص بھی بقایا دار نہیں۔ اور ایک شخص بھی ایسا نہیں جو شرح سے کم دیتا ہو۔ کم از کم پندرہ بیس مدّات ہیں جو مرکز کی مقرر کردہ ہیں۔ یہ جماعت حصہ لیتی ہے۔ برادرم ایاز صاحب جو جماعت کے سکرٹری ہیں۔ جماعت کے مختلف حالات اور مقامی لوگوں سے حالات وغیرہ کے متعلق گفتگو کی۔ اور شہر کے متعلق پوری واقفیت حاصل کی۔ مقررہ پروگرام کے مطابق جو میری آمد سے پہلے تیار تھا۔ حسابات دیکھنے کے بعد شہر کے اعلیٰ حکام پراونشل کمشنر۔ ڈسٹرکٹ کمشنر۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈپٹی چیف سنٹر آفیسر سے ملاقاتیں کیں۔ بعض حکام کو سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا۔ ایاز صاحب ان ملاقاتوں میں میرے ساتھ تھے۔ سب حکام کا رویہ نہایت شریفانہ و ہمدردانہ تھا۔ پراونشل کمشنر نے بڑی حیرانی سے دریافت کیا کہ جماعت احمدیہ تو مختصر جماعت ہے لیکن بورا کی مسجد جو بن رہی ہے۔ وہ تو بڑی جماعت کا کام ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت کے اخلاص اور جماعت کی قربانی کی روح بیان کرنیکا موقعہ مل گیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا برتاؤ نہایت ہی شریفانہ تھا۔

حسب پروگرام روزانہ بعد نماز مغرب قرآن مجید کا درس شروع کیا گیا۔ جس میں علاوہ جماعت کے احباب کے غیر احمدی احباب بھی بفضل خدا روزانہ شریک ہوتے رہے۔ اور ان درسوں میں صداقت احمدیت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اسلام۔ اور قرآن مجید کی تفسیر اور دیگر مسائل نہایت وضاحت سے پیش کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ بعض اوقات رات کے ۱۰ بجے تک یہ سلسلہ جاری رہتا اور نہایت اطمینان کے ساتھ غیر احمدی دوست بھی سنتے رہتے۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے۔ آمین۔ مورخہ ۳۰ جولائی کو معراج کے متعلق تقریر کی اور احمدیہ نظریہ کو پیش کیا۔

افریقن و عرب احباب کو ایک دعوت چائے دی گئی۔ اس موقعہ پر ایک دوست نے خاکسار کا تعارف کرایا۔ اور پھر تقریر کرنیکا موقعہ مل گیا۔ اور حاضرین کو بتایا گیا۔ کہ احمدیت اور علمبرداران احمدیت اسلام کی یہ یہ خدمتیں کر رہے ہیں۔ اور احمدیت ان مسائل کو پیش کرتی ہے جو سراسر اسلام ہیں۔

شہر کے بعض غیر احمدی احباب جو پنجابی ہیں ان سے الگ ملاقاتیں کی گئیں۔ اور انہیں پرائیویٹ طور پر سلسلہ احمدیہ کے حالات مطالعہ کرنا استخارہ کرنا۔ اور دیگر امور کی طرف توجہ دلائی۔ شہر کے انڈین سکول۔ افریقن سکول میں جاکر اساتذہ و طلباء سے ایک قسم کی واقفیت حاصل کی۔ بعض اخلاقی امور کے متعلق سوالات بھی کئے۔ اور افریقن سکول کے لڑکوں میں سواحیلی اشتہارات تقسیم کئے۔

قیام ٹانگا میں ایک غیر احمدی دوست نے جن کے رشتہ دار احمدی ہیں میری دعوت کی۔ جس میں بعض اور غیر احمدی مدعو تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس دوست نے چالیس پچاس افریقن غیر احمدیوں شیوخ اور معلمین کو بھی بلانے کا ارادہ کیا اور کوشش بھی کی۔ لیکن وہ شریک نہ ہوئے۔ جزاہ اللہ

۳۱ جولائی کو شہر میں گجراتی اور سواحیلی اشتہارات کثرت سے تقسیم کئے۔ جس میں احباب جماعت نے حصہ لیا۔ بوہرہ سکول کے ہیڈ ماسٹر کی خواہش پر ان کے سکول میں بھی گیا اور اساتذہ سے ملاقات کر کے انہیں سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ بعد دوپہر جماعت کی میٹنگ کرائی گئی۔ نیا انتخاب اور تعلیمی و تبلیغی پروگرام اس علاقہ کے لئے تیار کیا گیا اور جلسہ سالانہ کے چندہ کا فارم پر کر دیا۔ بجٹ کی تشخیص کی۔ درس تفسیر کبیر دیا۔

یکم اگست کو برادرم ایاز صاحب اور برادرم محمد لیسین صاحب پنگانی لاری پر گئے۔ پنگانی پرانی بستی اور عربوں کی آبادی ہے۔ ارد گرد کے علاقہ میں بھی کافی عرب رہتے ہیں شہر کے ایک رئیس عرب کے گھر میں پہنچ کر ستائے۔ اور اس نے عربی طریق کے مطابق ہماری تواضع کی۔ اگلی صبح کو پنگانی بستی میں تین بجے تک ہم رہے۔ اور صبح سے ہی ایازی عربوں کی دو مجلسوں میں جن میں چند افریقن بھی شامل ہو جاتے رہے۔ دو دو گھنٹے سلسلہ کی تبلیغ کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر دی۔ خدا کے فضل سے عرب نوجوان متاثر تھے۔ پھر ایک سُنی عرب کے مکان پر جا کر تبلیغ کی۔ اور ایک افریقن کی مجلس میں گفتگو ہوئی۔ درمیانی وقفہ میں بستی میں جہاں کہ اثنا عشری ہندوستانیوں کی کافی آبادی ہے۔ گجراتی لٹریچر تقسیم کیا۔ افریقن و عربوں کو سواحیلی و عربی لٹریچر دیا۔ ڈسٹرکٹ کمشنر کو جاکر ملا۔ آدھ گھنٹہ کے قریب ان سے گفتگو ہوئی اور The way to Victory کا پمفلٹ انہیں دیا گیا۔ آخر اس بستی سے تین بجے کے قریب جب روانہ ہوئے۔ تو بہت سے افریقن عرب دوست الوداع کے لئے جمع ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے۔ آمین۔

خدا کے فضل سے اس بستی میں خوب تبلیغ کا موقعہ مل گیا۔ ۲ اگست شام کو واپس ٹانگا پہنچ گئے۔

۳ اگست کو شام کی گاڑی سے ٹانگا سے روانہ ہو کر رات دس بجے کر دگرے پہنچا۔ یہ جگہ بالکل ہی نئی تھی۔ اور یہاں سے مورو گورو جانے کے لئے لاری پر سفر کرنا تھا۔ رات ایک دوست کے ہاں گذاری۔ اور اگلی صبح شہر کے افریقن کو لٹریچر دیا گیا۔ اور انڈین کو گجراتی اشتہارات۔ ۹ بجے صبح مورو گورو کے لئے روانہ ہوا۔ شام چھ بجے تک لاری پر سفر کیا گیا۔ راستہ میں مختلف دیہات میں جہاں جہاں لاری کھڑی ہوتی رہی سواحیلی اشتہارات بانٹتا چلا آیا۔ سینکڑوں اشتہارات اس طریق سے تقسیم کئے گئے۔ شام مورو گورو پہنچ گئے۔ یہاں بھی اردو۔ گجراتی۔ سواحیلی اشتہارات تقسیم کئے۔ اور دار السلام کے لئے روانہ ہو گیا۔ دو دن دار السلام رہا۔ ایک سواحیلی اشتہار ایک ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا۔ اس کا دو تہائی خرچ جماعت دار السلام نے دیا۔ ایک عرصہ سے دار السلام کی جماعت سواحیلی اشتہارات چھپوانے کی

YOUR COMPLETE REQUIREMENTS
in
Account Books & Printed Stationery
VISIT

LION PRESS
STATIONERY DEPOT
Estd. 1919 HOSPITAL ROAD - LAHORE 3087
FULL LIST SENT FREE ON DEMAND

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھا کام کر رہی ہے۔ اس اشتہار کو مختلف مقامات میں بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا۔ دار السلام کے قیام میں خطبہ جمعہ پڑھنے کا موقعہ ملا۔ دو ایک درس بھی قرآن مجید کے دیئے گئے۔ شہر میں گجراتی اشتہارات جو ہیں نیروبی سے ساتھ لایا تھا تقسیم کئے۔ جماعت دار السلام کے احباب نے بھی مسجد احمدیہ ٹبورا کے لئے مزید مالی امداد دی۔ آٹھ اگست کی شب کو ٹبورا قریباً تین ماہ کے دورہ کے بعد واپس پہنچا۔ راستہ میں ٹرین کا سفر کرتے ہوئے جس جس جگہ ٹرین کھڑی ہوتی رہی۔ سواحلی اشتہارات تقسیم کرتا آیا۔ تقریباً تین ہزار میل کا سفر اس دورہ میں کیا گیا۔ یہ سارا سفر لاری۔ موٹر کار۔ ٹرین اور جہاز کے ذریعہ طے کیا۔ ٹبورا واپس آکر گذشتہ ڈاک کے جوابات۔ مرکزی رپورٹیں تیار کرنے کے علاوہ گذشتہ کئی ماہ کی تنخواہیں مسجد احمدیہ ٹبورا پر کام کرنیوالے مزدوروں کو ادا کی گئیں۔ اس رپورٹ تک مسجد کے دو منار تیار ہو گئے ہیں۔ اندر کے کمروں میں فرشوں کے لئے پتھر بچھوا دئے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مسجد کی تکمیل بابرکت رنگ میں کرے۔ اور پاک نفس لوگوں کی جماعت قائم رکھے۔ جو اس خانۂ خدا کو اپنی عبادت سے آباد رکھیں۔ آمین

روزانہ بعد نماز مغرب سواحلی میں کشتی نوح کا درس دیتا رہا۔ مقصد حیات انسانی اِنَّ اللّٰہ لا یحب المسرفین اور موت کو یاد رکھنے کے مضامین پر خطبات جمعہ پڑھے۔ افریقین احمدی عورتوں کے اجلاس میں ایک تقریر کی۔

خاکسار شیخ مبارک احمد مولوی فاضل مبلغ مشرقی افریقہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۴۰۳۱ منکہ سلمیٰ صدیقہ بنت غلام رسول صاحب ٹھیکیدار قوم راجپوت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ گلوبند طلائی ۳ ۱/۴ تولہ۔ ہار طلائی ۱ ۱/۲ تولہ۔ ایک جوڑی نفیسیاں ۲ ۱/۲ تولہ دو جوڑی کانٹے طلائی ۱ ۱/۴ تولہ۔ ایک جوڑی کلپ ۷ ماشہ۔ تین عدد انگوٹھیاں طلائی ایک تولہ کل وزن دس تولہ (ب) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ شوہر جو اس وقت تک مجھے ان کی طرف سے نہیں ملا۔ زیورات کی قیمت موجودہ وقت میں ۷۵۰ روپے بنتی ہے۔ کل رقم بمعہ حق مہر -/۱۷۵۰ روپے ہوئے۔ موجودہ جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

الامتہ:۔ سلمیٰ صدیقہ بقلم خود موصیہ۔
گواہ شد:۔ غلام رسول ٹھیکیدار بقلم خود والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد علیم الدین۔

نمبر ۴۰۳۲ منکہ امام الدین ولد حسن محمد راجپوت قوم راجپوت چوہان پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چانگریاں ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۳۳ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۷ کنال زمین جس میں ۱۲ کنال چاہی قیمتی -/۷۲۰ روپے اور ۵ کنال بارانی موروثی ہے۔ اور ما ۱۵۰ روپے کی زمین رہن ہے علاوہ اس کے ایک بھینس قیمتی ما ۱۲۰ روپے ایک مکان خام سکونتی قیمتی ما ۱۵۰ کل قیمت جائیداد جمع (۱۳۴۰ روپے) کر کے اس کا دسواں حصہ (۱۳۴ روپیہ) کی وصیت کردی ہے۔ العبد: نشان انگوٹھا امام الدین چانگریاں
گواہ شد:۔ عبد الکریم سکرٹری مال چانگریاں
گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین انسپکٹر بیت المال
گواہ شد:۔ غلام رسول پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مانگا چانگریاں۔ گواہ شد: مستری نظام الدین چانگریاں

نمبر ۴۰۳۳ منکہ عالم بی بی زوجہ عبد اللہ قوم کفش دوز پیشہ موچی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن درگانوالی ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۳۳ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر دو سو روپیہ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ الامتہ:۔ عالم بی بی زوجہ عبد اللہ درگانوالی

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے
ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

وی پی کے متعلق ضروری اعلان

الفضل کے جن خریداران کا چندہ ۲۰ر نومبر ۱۹۳۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ انکی اطلاع کے لئے ان کے پتوں کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان اسی ہفتہ لگا یا جائیگا۔ احباب ازراہ کرم بہت جلد اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں۔ کاغذ وغیرہ کی گرانی کے باعث روپیہ کی سخت ضرورت ہے لہذا کوئی دوست ادائیگی چندہ میں کوتاہی نہ فرماویں اور نہ اسے جلسہ پر ملتوی کریں۔ جو دوست ۳۰ر اکتوبر تک رقم ارسال نہ فرمائینگے ان کی خدمت میں یکم نومبر کو وی پی ارسال ہونگے۔ (مینیجر)

عرق نور رجسٹرڈ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی اور یرقان کو دور کرنے کے علاوہ معدہ اور جگر میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ پٹھوں اور جوڑوں کی درد کو دور کر کے مضبوط بناتا ہے ضعف جنسی۔ کمزوری اعصاب کو دور کرتا ہے۔ غذا کو ہضم کر کے صالح خون پیدا کرتا ہے دائمی قبض کو رفع کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ نیز معدہ اور پھیپھڑوں کی اصلاح کرتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ درد کمر۔ خارش۔ دم پھولنا۔ گھبراہٹ اور سستی و کاہلی کو رفع کرتا ہے۔ عرق نور رنگ سرخ خون میں صفائی اور جسم میں فولادی طاقت اور وزن میں زیادتی پیدا کر کے آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچانے اور طاقت کو قائم رکھنے کے لئے اکسیر ہے۔ عرق نور عورتوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے بانجھ پن کی بے نظیر دوا ہے۔ اس کے استعمال سے ایام ماہواری کی درد شرطیہ طور پر دور ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی بیشی اور بے قاعدگی کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے قیمت فی پیکٹ ۱۶ خوراک ۱۲/ محصولڈاک علاوہ

المشتہر:۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان

عظیم الشان دنگل!

بغرض امداد جنگ بتاریخ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۳۳ء بمقام ہارون آباد نزد بہاول نگر (ریاست بہاولپور) ایک آل انڈیا دنگل مابین مشہور و معروف پہلوانان (حمیدہ رستم ہند۔ و ایشر سنگھ ستارۂ ہند) اور (بھولا پسر امام بخش رستم زمان و غوث محمد لاہوریہ) قرار پایا ہے۔ اس کے علاوہ چودہ دیگر نامی جوڑ بھی ہوں گے۔ کشتی فیصلہ کن ہوگی۔ ضرور تشریف لاویں۔ نادر موقع ہے۔

خان حق نواز خاں قمر ایگزیکٹو انجینئر ہکڑہ ڈویژن بہاول نگر (ریاست بہاولپور)

روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری یاقوتی ہے۔ سونے چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل اور دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بےنظیر ہے کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے۔

قیمت آٹھ روپے فی چھٹانک

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ اطالوی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کونٹ گرانڈی سابق وزیر خارجہ اطالیہ ایک جعلی پاسپورٹ اور غلط نام کے ساتھ بھاگ کر پرتگال چلے گئے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ عنقریب لزبن سے لنڈن اور وہاں سے امریکہ جائیں گے۔ کونٹ گرانڈی سابق فسطائی لیڈر ہیں۔ اور وہ لنڈن میں اطالیہ کی طرف سے سفیر بھی رہ چکے ہیں۔

زیورچ ۲۰ اکتوبر۔ اطالیہ اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد سے معتبر اطلاعات کے مطابق اس وقت مسولینی شمالی اطالیہ کے ایک قصبے کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ وہاں وہ اپنے بازو کے اس گہرے زخم کا علاج کرا رہا ہے جو اس کو قید خانے سے بھاگتے وقت آیا تھا۔

سان فرانسسکو ۲۰ اکتوبر۔ سعودی عرب کا وفد امیر فیصل اور امیر خالد کی قیادت میں ۳۵۰۰ میل کا سفر ٹرین کے ذریعے طے کرتا ہوا بحر الکاہل کے ساحل پر پہنچ گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل دشمن کے بمباروں کے ایک دستے نے شکاری طیاروں کی مدد سے چٹاگانگ (بنگال) پر حملہ کرنے کی کوشش کی ابتدائی رپورٹوں سے پتہ چلا ہے کہ برطانوی شکاری طیاروں نے ان کا مقابلہ کیا۔ اور آسمان میں فریقین کے طیاروں میں اچھی خاصی لڑائی ہوئی۔

نئی دہلی ۲۰ اکتوبر۔ آج صبح ہز ایکسیلنسی لارڈ ویول نے ہندوستان کے وائسرائے ہند کی حیثیت سے دہلی کے وائسرائے ہاؤس میں اپنے عہدہ کا چارج لیا۔ اور رسم دس منٹ میں ادا ہوئی۔ لارڈ ویول اور ان کی بیگم صاحبہ جلوس کی صورت میں تشریف لائے۔ حکومت ہند کے ممتاز افسر۔ والیان ریاست اور کونسل کے ممبر اس موقعہ پر حاضر تھے۔ ہوم سیکرٹری نے تقرری کا حکم پڑھ کر سنایا۔ اور چیف جسٹس آف انڈیا نے حلف لیا۔ وائسرائے اور ان کی بیگم تخت پر جلوہ افروز ہو گئے۔ آپ کے اعزاز میں سلامی اتاری گئی۔ اور ۳۱ توپیں داغی گئیں۔ اس موقعہ پر ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف اور تمام بڑے بڑے سول و فوجی حکام موجود تھے۔ عام صاحب نواب ... مہاراجہ جے پور۔ رانا دھولپور۔ مہاراجہ نابھہ اور بعض اور راجوں نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے سے ملاقات کی۔

کلکتہ ۲۰ اکتوبر۔ بنگال میں اس وقت پانچہزار سے زیادہ لنگر خانے قائم ہیں۔ جہاں ۱۷½ لاکھ بھوکوں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ آزمائشی امدادی کاموں اور نقد و جنس سے جن لوگوں کی مدد کی جا رہی ہے وہ ان میں شامل نہیں۔ ایسے اشخاص کی تعداد ۵ لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔

استنبول ۲۰ اکتوبر۔ استنبول سے رائٹر کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ جرمنوں کی طرف سے روم میں رہنے والے تمام غیر ملکی سفیروں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ روم خالی کر کے شمالی اٹلی میں منتقل ہو جائیں۔ خود جرمن دفاتر بھی روم سے شمالی اٹلی کو منتقل کئے جا رہے ہیں۔

برلن ۲۰ اکتوبر۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ تمام اشیاء کی قلت کے پیش نظر جرمن فوجوں کے لئے ایک خاص قسم کا کپڑا تیار کیا گیا ہے جو گھاس سے تیار کیا جاتا ہے۔ کسانوں کو خاص طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس گھاس کی پیداوار کو بڑھائیں۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ اتحادیوں کا رفیق جنگ بننے کے باوجود اٹلی کے جنگی قیدی جرمنی کے خلاف جنگ میں استعمال نہیں کئے جائیں گے۔ یہ رائے برطانیہ کے حلقوں میں ظاہر کی جاتی ہے۔ اس وقت کم و بیش ۳ لاکھ اطالوی جنگی قیدی اتحادیوں کے پاس ہیں۔ صرف برطانیہ میں ۸۰ ہزار اطالوی قیدی ہیں۔ ان میں سے ۵۳ ہزار زرعی پیداوار اور خوردنی اجناس کاشت کرنے کے لئے کھیتوں میں کام کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر ان اطالوی قیدیوں کو اس کام سے کسی اور جنگی کام پر منتقل کیا گیا۔ تو اسے بنظر پسندیدگی نہیں دیکھا جائے گا۔ عام رائے یہ ہے کہ یہ جنگی قیدی اور اٹلی کی فوج جرمنی کے خلاف میدان جنگ میں جانے کے بجائے دیگر طریقوں سے اتحادیوں کی جنگی کوششوں میں ہاتھ بٹا سکتے ہیں مثلاً یہی کھانے پینے کی چیزوں کی پیداوار بڑھانا اس طرح اطالوی اٹلی میں اور اٹلی سے باہر اپنی اور اتحادیوں کی امداد کر سکیں گے۔ اخبار "ٹائمز" نے اس سلسلے میں لکھا ہے کہ اٹلی کے تازہ اقدام سے اطالوی قیدیوں کے درجہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ برطانی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل انگریزی بمبار بڑی گنتی میں جرمنی پر حملہ کے لئے گئے۔ اس حملے کا زور لائپزگ پر رہا۔ جو جرمنوں کا اہم جنکشن ہے۔ یہاں پر ہوائی جہاز اور گولہ بارود بڑی تعداد میں تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا ریلوے سٹیشن دنیا کے سب سے بڑے ریلوے سٹیشنوں میں سے ہے۔ یہاں پر حملہ بہت کامیاب رہا۔ مغربی جرمنی میں بھی انگریزی بمباروں نے جرمن ٹھکانوں کی خوب خبر لی۔ اس حملے کے بعد ۱۷ بمبار واپس نہیں آسکے۔

دہلی ۲۲ اکتوبر۔ جنوب مشرقی ایشیا کے کمانڈر لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن ۵ دن تک چنگنگ میں مارشل چیانگ کائی شیک کے ساتھ بات چیت کرنے کے بعد واپس پہنچ گئے ہیں۔ اس بات چیت میں امریکن فوجوں کے کمانڈر انچیف مقیم چنگنگ بھی شامل تھے۔ فوجی تنظیم اور جنگی چالوں کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔

واشنگٹن ۲۲ اکتوبر۔ جنوب مغربی بحر الکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ نیوگنی میں فن شافن کے شمال کی طرف گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جاپانی فوجوں نے بہت سے جوابی حملے کئے لیکن اتحادیوں نے ان سب کو روک لیا۔ رامو کی گھاٹی میں بڑھنے والی فوج کو اتحادی ہوائی جہاز بہت مدد دے رہے ہیں۔ انہوں نے چہارشنبہ کو سالومن کے شمال میں بڑی دور دور تک حملے کئے۔ ان حملوں میں ۱۹ جاپانی ہوائی جہاز کام آئے

ماسکو ۲۱ اکتوبر۔ کریمیک کے علاقہ میں روسی بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اب انہوں نے اینگوٹ ڈراف پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایلیا سکایہ پر بھی ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس اہم ریلوے سٹیشن پر روسی قبضہ ہو جانے سے نیپر کے موڑ پر جرمنوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور ان کے بچ نکلنے کا صرف ایک ہی رستہ رہ گیا ہے۔ ادھر میلیٹو پال میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ شہر کے اندر جرمنوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ شہر کا کچھ شمالی حصہ جرمنوں کے پاس ہے۔ جہاں پر لڑائی ہو رہی ہے۔ اس شہر میں جو کہ کریمیا کا دروازہ کہا جاتا ہے۔ جرمنوں نے بہت مقابلہ کیا۔ لیکن روسی کمال بہادری سے ان کو نکال رہے ہیں۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ اٹلی میں پانچویں فوج لڑائی کے اگلے دور کے لئے آگے بڑھ کر مورچے بنا رہی ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز اٹلی اور بلقانی علاقوں میں سخت ہوائی حملے کر رہے ہیں اور سڑکوں پلوں رسد اور کمک کے راستوں کو خراب کر رہے ہیں۔ انہوں نے مارسینا کے علاقے میں بمباری کی۔ نیز نیپلز سے ۵۰ میل شمال کی طرف حملہ کیا۔ اور بڑی سڑک پر ۵۷ سیدھے نشانے لگائے۔ آٹھویں برطانی فوج نے انگیا نحورو کے علاقے میں اور آگے بڑھ کر بعض پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جگہ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

دہلی ۲۲ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایک اور جہاز گیہوں لے کر ہندوستان کی بندرگاہ پہنچ گیا ہے۔ جنوبی افریقہ جنرل سمٹس نے ہندوستان کے لئے اناج اور دودھ کا پوڈر بھیجنے کی پیشکش کی ہے *

کونین ٹکیاں ٹیبلٹس برائے ملیریا
(۱۰۰ ٹکیہ دو روپے)
دی کونین سٹورز قادیان

شفاکن
ملیریا کی کامیاب دوا ہے
کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اگر ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شفاکن" استعمال کریں
قیمت یکصد قرص ۲ پچاس قرص ۱۱
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah